یونان اور البانوی تارکینِ وطن کا مسئلہ

محمد الیاس انصاری

آج کل بلقان کے خطے میں نسلی کشیدگی کے نئے نئے محاذ کھل رہے ہیں۔ بوسنیا میں جاری سرب بربریت اور دہشت گردی و مسلم کشی اپنے مکمل عروج پر ہے' جب کہ کوسووہ اور مقدونیہ میں نسل کشی کے ایسے ہی شعلے بھڑکنے کے بارے میں خدشات کا اظہار جاری ہے۔ ادھر یورپی عیسائی آرتھوڈوکس ملک اور یورپی برادری کے رکن ملک یونان نے فروری ۹۳ سے یونان میں موجود البانوی[1] پناہ گزینوں کے خلاف مذہبی و نسلی تعصب کا مظاہرہ شروع کر دیا ہے جو اس وقت اس کشیدہ خطے میں مزید کشیدگی کا سبب بن رہا ہے۔

البانیہ ۷۵ فیصد مسلم آبادی والا ملک ہے۔ یہاں ۲۵ فیصد عیسائی بستے ہیں جن کی غالب اکثریت آرتھوڈوکس فرقے سے تعلق رکھتی ہے' تاہم رومن کیتھولک بھی معقول تعداد کے حامل ہیں۔ بیشتر آرتھوڈوکس یونانی النسل ہیں۔ اس یونانی النسل گروہ کی تعداد کے بارے میں البانوی اور یونانی حکومتوں کے درمیان شدید اختلاف پایا جاتا ہے[2]۔

فروری ۹۳ کے شروع میں البانیہ نے یونانی وزارت خارجہ کے ایک بیان پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ یونانی وزارت خارجہ نے کہا تھا کہ البانیہ میں نئے مذہبی قوانین کے اطلاق سے یونانی آرتھوڈوکس چرچ کے البانوی مگر یونانی النسل پیروکاروں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ اس قانون کی رو سے اعلیٰ مسیحی مذہبی مناصب پر البانوی النسل فائز ہوں گے[3]۔ اور یونانی النسل افراد کی حق تلفی ہوگی۔

اس واقعے کو بنیاد بنا کر یونانی حکومت نے اپنے ملک میں البانوی تارکینِ وطن کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کر دیا' جہاں پہلے ہی تقریباً ساڑھے تین لاکھ تارکینِ وطن غیر قانونی طور پر رہ رہے ہیں اور ان میں یونانی وزارتِ داخلہ کے اندازے کے مطابق غیر قانونی البانوی تارکینِ

وطن کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے تین لاکھ تک ہے[۴]۔ ان تارکینِ وطن کی یونان میں آمد کی متعدد وجوہات ہیں۔ ان میں بڑی وجہ اشتراکیت کا زوال ہے[۵]۔ اس وقت سے اب تک تقریباً ساڑھے تین لاکھ البانوی باشندے پہاڑوں اور سرحدی مقامات کو عبور کر کے یونان میں داخل ہوئے۔ سابق سوویت یونین سے یونانی النسل اقلیت کے تقریباً ۴۰ ہزار باشندے یونان آئے' ۵۰ ہزار سیاسی مہاجرین جن میں ترک' کرد' عراقی' ایرانی' ایتھوپیائی اور صومالی شامل ہیں' ان سب کو یونان میں قانونی تارکِ وطن کی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن بہت سے تارکینِ وطن ایسے بھی ہیں جنہیں منظم گروہ یہاں لائے۔ پچھلے برس ۹۲ میں تقریباً ۲ ہزار عراقی' ترک ملاحوں کی مدد سے یہاں پہنچے تھے۔ اکتوبر ۹۲ میں ترکی اور یونان کے درمیان خاصی سر پھٹول رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یونان کے مطابق ۶۸ عراقی پناہ گزین غیر قانونی طور پر ترکی سے یونان کی سمندری حدود میں داخل ہو رہے تھے۔

یونانی نائب وزیر خارجہ نے اوائلِ جنوری ۹۳ میں یہ بیان دیا تھا کہ "ان تارکینِ وطن کی تعداد ۵ لاکھ کے قریب ہونے کو ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تعداد یونان کی کل افرادی قوت کا ۶ فیصد ہے جس سے ہمارے معاشی مسائل میں اضافہ ہوگا"[۶]۔

ایک طرف تو یہ صورتِ حال ہے جب کہ دوسری جانب محض البانوی اور وہ بھی صرف البانوی مسلمانوں کو یونان سے نکالنے کی پالیسی پر انتہائی تیز رفتاری سے عمل جاری ہے۔

آغاز میں یعنی اوائل ۹۳ میں دو ہزار سے زائد البانویوں کو یہ کہہ کر البانیہ میں دھکیل دیا گیا کہ یہ تارکینِ وطن غیر قانونی ہیں اور یونان اپنے اقتصادی مسائل سے نپٹنے کے لیے یہ اقدامات کر رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ اقتصادی مسائل سے زیادہ مذہبی تعصب اس پالیسی میں کارفرما تھا جس کا ثبوت بہرحال جون ۹۳ میں واضح طور پر مل گیا۔ ۲۵ جون کو یونانی سرحد سے ملحق البانوی علاقے گائرو کاسترو (Gjirokaster) سے ایک یونانی النسل آرتھوڈوکس عیسائی پادری کو البانوی حکومت نے اس بنیاد پر نکال دیا کہ یہ پادری ملک کے یونانی النسل آرتھوڈوکس عیسائیوں کو علیحدگی پسندی کے رجحانات پر آمادہ کر رہا تھا۔ اس معاملے پر علاقے کی یونانی آبادی اور پولیس کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں اور یہ جھڑپیں دوسری جنگِ عظیم کے بعد شدید ترین جھڑپیں تھیں۔ یونان نے اس واقعے کو بنیاد بنا کر اگلے ہی روز محض چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ایک ہزار البانوی تارکینِ وطن کو گرفتار کر لیا۔ یونانی وزیراعظم نے سخت ناراضگی کے عالم میں بیان دیا کہ "پادری کا اخراج ناجائز اور اشتعال انگیز ہے"۔ البانیہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ وہ ہر ممکن

اقدامات کریں گے۔ وزیر اعظم کے بیان کے فوراً بعد ہی البانوی تارکینِ وطن کی گرفتاریوں کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہو گیا۔ پہلے سے طے شدہ یونانی وزیر خارجہ' وزیر قومی معیشت اور وزیر دفاع کے دورے کی منسوخی کا یونانی حکومت نے اعلان کر دیا۔ ۲۷ جون کو یونانی فوج نے ۶۰ بسوں میں ان تارکینِ وطن کو بھر کر جن میں خواتین' بچے اور قانونی حیثیت کے حامل تین سو افراد بھی شامل تھے' البانوی حدود میں دھکیل دیا۔ ملک سے نکالے جانے سے قبل ان تارکینِ وطن پر تشدد بھی کیا گیا۔ تشدد کے نشانات کی تصدیق خود عالمی ذرائع ابلاغ نے بھی کی۔ ۲۸ جون تک نکالے جانے والے افراد کی تعدا ۲۴۰۰ تک جا پہنچی۔ ۲۹ جون کو ایتھنز میں البانوی سفارت خانے کے باہر پادری کے اخراج کے خلاف ایک شدید مظاہرہ ہوا جس کے بارے میں البانوی وزیر خارجہ نے بیان دیا کہ یہ مظاہرہ حکومتِ یونان نے خود کروایا تھا۔ البانوی صدر صالح بریشا نے یونان سے اپیل کی کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور اس مسئلے کے حل کے لیے کوششیں کرے۔ لیکن یونان نے ۲۹ جون کو مزید ہزاروں البانوی تارکینِ وطن کو البانیہ میں دھکیل دیا۔ ۳ جولائی کو پھر خواتین' بچوں اور مردوں سے بھری ہوئی ۳۱ بسیں البانوی سرحد پر پہنچیں اور ان تارکینِ وطن کو البانیہ کی حدود میں ہانک دیا۔ ۳ جولائی والے گروپ کے تارکینِ وطن کے پاس محض ان کے کپڑے باقی تھے' مزید کچھ بھی لے جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ یونانیوں کے اس غیر مہذب طرزِ عمل پر ان تارکین وطن نے صحافیوں اور کیمرہ مینوں کے سامنے نعرے لگاتے ہوئے دوبارہ یونان میں واپس آجانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

۴ جولائی کو روم میں البانوی سفارتخانے کے ایک اعلامیے میں کہا گیا کہ دھکیلے جانے والے ان افراد میں سے بہت سے افراد غیر قانونی حیثیت کے حامل ہرگز نہیں تھے۔ ۴۴۰۰ قانونی حیثیت کے حامل تارکینِ وطن کے ساتھ ہتک آمیز سلوک کیا گیا ہے۔ انہیں ان کے ذاتی سامان' رقم اور روزگار سے محروم کر دیا گیا ہے' اور اعلامیے میں یہ بھی کہا گیا کہ مذکورہ پادری کے اخراج کے بارے میں البانیہ اور یونان (مذاکرات پر) متفق ہو گئے تھے مگر بعد میں یونان نے مبہم طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا۔ ۴ جولائی تک ۲۰ ہزار افراد کو دھکیل دیا گیا تھا۔ ۴ جولائی کو ہی جنوبی البانیہ کے ایک یونانی النسل رہنما نے کہا کہ پولیس سے ہونے والی حالیہ جھڑپوں کے بعد یہ واضح ہو گیا ہے کہ یونان ہی البانیہ میں یونانی النسل قومیت کے تحفظ کو یقینی بنائے گا۔ پولیس نے ہمیں کتوں کی طرح زدوکوب کیا' ہمارے گاؤں نذرِ آتش کرنے کی دھمکی دی۔ یونانی النسل گروہ کی پارٹی "اومونیا پولیٹیکل آرگنائزیشن" کے جنرل سیکرٹری نے مزید کہا کہ اگر یونان طاقت کے ذریعے

ہمیں تحفظ نہ دے سکا تو پھر ہمیں اپنی نسل کشی کا خطرہ ہے۔ اسی رہنما نے یونانی فوج کو جنوبی البانیہ پر قبضہ کرنے کی دعوت دی اور یونانی النسل البانوی علاقے کو یونان میں ضم کرنے کا مطالبہ بھی کیا ۸۔

یونانیوں کا ایک اور گروہ یہ اصرار کرتا ہے کہ یونانی صرف انصاف' آزادی' اپنے تمام حقوق اور پھر ان تمام حقوق کی ضمانت چاہتے ہیں۔ البانویوں کا کہنا ہے کہ ان کو یہ سب کچھ حاصل ہے۔ یونانیوں کو پرائمری تعلیمی اداروں میں اپنی زبان کے استعمال کی آزادی حاصل ہے۔ مگر وہ ثانوی اور یونیورسٹی کی سطح تک اپنی زبان میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ معاشی عدم مرکزیت' پولیس' فوج اور سول سروس میں مکمل نمائندگی کے خواہاں ہیں۹۔ یونانی النسل گروہ کے مطالبات کو البانوی حکومت علیحدگی پسندانہ رجحانات پر محمول کرتی ہے۔ ان حالات میں بلقان کی صورتِ حال پیچیدہ تر ہوتی جا رہی ہے اور عالمی سطح پر مسلم - عیسائی تعلقات میں روزبروز کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ ان واقعات کو حل کرنے کے لیے دنیا کے مدبرین کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور ساتھ ہی مغربی ممالک کو بھی ان احساسات کا ادراک اور خیال کرنا چاہیے جو مسلم دنیا میں پیدا ہو رہے ہیں۔

۱۔ جون ۱۹۹۰ میں البانیہ کے اشتراکی اقتدار کی گرفت کمزور ہونے کے سبب لاکھوں کی تعداد میں البانوی باشندے اٹلی اور یونان کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ یونان پہنچنے والے ان البانوی مہاجرین میں البانیہ کے دونوں بڑے نسلی گروہ یعنی البانوی اور یونانی شامل تھے۔ مذکورہ البانوی پناہ گزینوں سے مراد مسلم البانوی ہیں۔

۲۔ البانوی حکومت یونانی النسل البانویوں کی تعداد ۶۰ ہزار جب کہ یونانی حکومت ڈھائی لاکھ بتاتی ہے۔ مگر یونانی البانوی اپنی ۳ لاکھ آبادی کا دعویٰ کرتے ہیں گویا کل آبادی کا ۹ فیصد' لیکن یہ اعدادوشمار غلط لگتے ہیں۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ البانیہ میں اس متنازعہ گروہ کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار ہے کیونکہ ۱۹۹۲ کے انتخابات میں یونانی النسل گروہ کی پارٹی نے ۵۴ ہزار ووٹ حاصل کیے تھے' یوں اس لحاظ سے یونانی النسل افراد کی کل آبادی ۳.۶۳ فیصد بنتی ہے۔

۳۔ البانوی النسل عیسائی (بہت تھوڑی تعداد میں) یونانی آرتھوڈوکس چرچ کے پیروکار ہیں۔

۴۔ بحوالہ دی نیوز ۵ جولائی ۱۹۹۳۔

۵۔ اشتراکیت کے زوال کے سبب بیروزگاری اور جبر کے نظام سے گلوخلاصی کے لیے ۱۹۹۰ میں البانوی مہاجرین کا اٹلی اور یونان میں ایک سیلاب آ گیا تھا۔

۶۔ گارڈین میں شائع شدہ (Helena Smith) کا مراسلہ بحوالہ ڈان ۳۱ جنوری ۱۹۹۳۔

۷۔ یونانی قوم پرست جنوبی البانیہ کو شمالی ایپیرس (Epirus) کہتے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ لندن میں ۱۹۱۳ میں البانوی حدود کے تعین کے وقت یہ علاقہ البانیہ کو دے دیا گیا تھا۔ جب کہ البانوی یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ان نقشہ نگاروں نے البانوی دھرتی کو ہمسایہ کوسووہ' مقدونیہ اور مونٹی نیگرو میں تقسیم کر دیا۔

۸۔ دی نیوز ۵ جولائی ۹۳۔ ۹۔ ہفت روزہ گارڈین ۱۱ جولائی ۹۳۔